REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ
خطبہ نمبر ۳۰
فی پرچہ

جلد ۴۷/۱۲ | ۹ اخاء ۱۳۳۷ ہش ۹ اکتوبر ۱۹۵۸ء | نمبر ۲۳۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۸ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے" الحمدللہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

خطبہ جمعہ

اس سال جلسہ سالانہ پر پہلے سے زیادہ تعداد میں ربوہ آؤ اور یہاں آکر اپنا وقت دعاؤں اور ذکر الٰہی میں گزارو

اگر ہماری جماعت پوری توجہ سے کام لے اور ہماری مستورات ابھی سے اخراجات سفر کا انتظام شروع کر دیں تو جلسہ پر آنے والوں کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہو سکتا ہے

اہل ربوہ کا فرض ہے کہ وہ مہمانوں کی رہائش کیلئے زیادہ سے زیادہ مکانات پیش کریں اور پوری تندہی سے ان کی خدمت کریں

بیرونی جماعتوں میں سے بھی ۲۵ فیصدی افراد کو بطور والنٹیئرز خدمت کیلئے پیش کرنا چاہیئے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۹ ستمبر ۱۹۵۸ء

یہ خطبہ ادارہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اکٹھا رکھنے اور ان کے اندر اتحاد پیدا کرنے کے لئے

حج جیسی عظیم الشان نعمت

اسلام میں جاری کی ہے۔ اس کی ابتدا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعہ ہوئی تھی مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ماننے والے بہت تھوڑے لوگ تھے۔ جس شخص کی امت ساری دنیا میں پھیل گئی۔ اور جس نے خانہ کعبہ کو ساری دنیا کا مرجع بنا دیا۔ وہ صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ساتھ خانہ کعبہ کی بنیاد اٹھائی۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعہ حج بیت اللہ کا اعلان کروایا تو اسی وقت اللہ تعالیٰ نے انہیں خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ یاتوک رجالاً وعلیٰ کل ضامرٍ یأتین من کل فجٍ عمیق (سورۃ الحج) یعنی تیرے پاس دور دراز سے پیدل چل کر بھی لوگ آئیں گے۔ اور ایسی اونٹنیوں پر بھی سوار ہو کر آئیں گے۔ جو لمبے سفر کی وجہ سے دبلی ہو گئی ہوں گی اور وہ ایسے راستوں سے گزرتی ہوئی آئیں گی جن میں کثرت سفر سے گڑھے پڑے ہوئے ہوں گے۔ اس زمانہ میں چونکہ ریلیں اور ہوائی جہاز نکل آئے ہیں۔ اس لئے لوگوں کو اس مثال سے غلطی نہیں کھانی چاہیئے۔ میں نے خود اس زمانہ میں حج کیا ہے۔ جب ابھی ہوائی جہاز نہیں نکلے تھے۔ اور جدہ سے مکہ تک کا سفر میں نے اونٹوں پر بھی کیا ہے۔ اور میں نے دیکھا کہ واقعہ میں

رستوں میں گڑھے پڑے ہوئے تھے

اور گرد اڑتی رہتی تھی۔ اگر کوئی آسودہ حال ہوتا تو وہ اونٹ کی بجائے گدھا لے لیتا گدھا عربوں کی مرغوب ترین سواری ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ گدھا مصر میں زیادہ ہوتا ہے۔ اور چونکہ عرب میں دولت زیادہ تر مصر سے ہی آتی تھی۔ اس لئے مصری رواج اور دستور کو بھی انہوں نے اپنا لیا۔ میں نے ایک دفعہ غار ثور جانے کا ارادہ کیا تو سیٹھ ابوبکر یوسف صاحب مرحوم اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ وہ مجھے اپنے ساتھ لے گئے اور کہنے لگے کہ میرا ایک دوست ہے میں اس کا اصطبل آپکو دکھاتا ہوں۔ آپ اپنی سواری کے لئے کوئی چیز پسند کر لیں۔ چنانچہ ہم وہاں گئے۔ میں نے دیکھا کہ وہاں اس کا ایک گدھا تھا اسے دیکھ کر تو وہ خود ہی کہنے لگے کہ یہ آپ کے لئے مناسب نہیں۔ پھر ہم نے ایک گھوڑا دیکھا مگر اسے بھی چھوڑا۔ آخر کہنے لگے کہ خچر لے لیں۔ کیونکہ خچر کی زیادہ قیمت ہوتی ہے۔ اور بڑے بڑے امراء اس پر سوار ہوتے ہیں۔ چنانچہ ہم نے خچر لے لی۔ جب ہم

غار ثور کی طرف جانے لگے

تو میرے ساتھ ایک تو نانا جان مرحوم تھے اور ایک عبدالحی عرب تھے۔ عبدالحی عرب کو میں نے گدھا لے دیا تھا۔ اور خود خچر پر سوار ہوا۔ مگر جب ہم جا رہے تھے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

تو میں نے دیکھا کہ عبدالحی صاحب عرب کا گدھا ہم سے کوئی دو میل آگے نکل گیا ہے۔ خچر کو ہم ہتیرا ماریں۔ مگر وہ چلے ہی نہ۔ آخر میں نے بھی گدھا لے لیا۔ اس پر سوار ہو گیا۔ حالانکہ وہ خچر تین ہزار روپیہ کی تھی۔ گدھا وہاں نو سو یا ہزار کو مل جاتا ہے۔ بعض گدھے پندرہ پندرہ سو تک بھی ملتے ہیں۔ اور گھوڑا ستر، اٹھارہ سو میں مل جاتا ہے۔ بہرحال عمدہ خچر تین ہزار روپیہ میں ملتی ہے۔ مگر باوجود اچھی خچر ہونے کے گدھا اس سے تیز چلتا تھا۔ اس زمانہ میں امراء زیادہ تر خچروں پر سواری کرتے تھے۔ اور باقی اونٹوں اور گدھوں پر سواری کرتے۔

اونٹ عرب کی جان ہے

اور اسی کا حوالہ دے کر قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ ہر قسم کی اونٹنیوں پر سوار ہو کر جو کثرتِ سفر کی وجہ سے دُبلی ہو جائیں گی تیرے پاس لوگ آئیں گے۔ یعنی عرب کے کناروں سے چل کر لوگ آئیں گے۔ مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مار تو صرف عرب کے کناروں تک تھی۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مار دنیا کے کناروں تک ہے۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مار صرف اونٹوں تک تھی۔ مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مار ریلوں جہازوں بلکہ ہوائی جہازوں تک ہے۔ چنانچہ مغربی افریقہ سے اس سال ہماری جماعت کے دو آدمیوں نے ہوائی جہاز میں سفر کر کے حج کیا ہے۔ اسی طرح مشرقی افریقہ سے ہر سال کئی آدمی ہوائی جہازوں میں سوار ہو کر حج بیت اللہ کے لئے آتے ہیں۔ مغربی افریقہ سے جو تین اس سال حج کے لئے گئے۔ ان کے ساتھ ایک مقامی افریقن مبلغ بھی تھا۔ اسی طرح ربوہ سے جو مبلغ گئے ہوئے ہیں۔ ان کو بھی انہوں نے اپنے ساتھ لیا۔ اور وہ سب کے سب حج کر آئے۔ بہرحال

مکہ کی برکات

مکہ کے ساتھ ہی وابستہ ہیں۔ جن سے اپنے اپنے ظرف کے مطابق ہر شخص جو وہاں جائے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ مسلمان مکہ مکرمہ سے صحیح رنگ میں فائدہ نہیں اٹھاتے۔ اور حج سے جو برکات وابستہ ہیں ان کو حاصل کرنے کی پوری کوشش نہیں کرتے۔ حج سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ لوگ وہاں کثرت سے عبادت کریں۔ اپنے اوقات ذکر الٰہی میں بسر کریں۔ روزے رکھیں۔ اعتکاف بیٹھیں۔ اور اپنے دلوں کو خدا تعالیٰ کے نور سے منور کرنے کی کوشش کریں۔ مگر کئی لوگ ہنسی مذاق اور ادھر ادھر کی باتوں میں ہی اپنا وقت ضائع کر دیتے ہیں۔ میں نے پہلے بھی کئی دفعہ سنایا ہے کہ ہم منیٰ سے عرفات کو جا رہے تھے کہ میں نے ایک نوجوان کو دیکھا کہ وہ اس وقت اردو کے نہایت گندے عشقیہ اشعار پڑھتا جا رہا تھا۔ وہ

بمبئی کے ایک سیٹھ کا لڑکا تھا

جب ہم واپس آنے لگے تو اتفاقاً جس جہاز میں میں سوار ہوا۔ اسی میں وہ نوجوان بھی سوار تھا۔ اسے کسی طرح پتہ لگ گیا کہ میں احمدی ہوں۔ اب یا تو اس کی یہ کیفیت تھی۔ کہ عرفات کو جاتے ہوئے عین ذکر الٰہی کے وقت وہ اردو کے نہایت گندے عشقیہ اشعار پڑھتا جا رہا تھا۔ اور یا جب میں جہاز میں ٹہلتا تو وہ مجھے دیکھ کر کہتا کہ خدایا وہ جہاز بھی غرق نہیں ہوتا جس میں ایسا شخص سوار ہے۔ میں اس کی یہ بات سُنکر دل میں ہنستا۔ کہ اسے اتنی بھی سمجھ نہیں۔ کہ اگر یہ جہاز غرق ہوا۔ تو ساتھ ہی وہ بھی غرق ہو جائے گا۔ ایک دن میں نے اس سے کہا کہ میں نے آپ کو عرفات کی طرف جاتے ہوئے نہایت گندے عشقیہ اشعار پڑھتے دیکھا تھا حالانکہ وہ ذکر الٰہی اور دعاؤں کا وقت تھا۔ اگر مکہ مکرمہ میں جا کر بھی آپ نے ذکر الٰہی نہیں کرنا تھا۔ تو حج پر آنے سے

آپ کی غرض کیا تھی۔

وہ کہنے لگا مجھے تو حج سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ بات دراصل یہ ہے کہ میرا باپ تاجر ہے۔ اور ہم نے ایک دوکان کھولی ہوئی ہے۔ ہماری یہ دوکان پہلے خوب چلتی تھی۔ اور سوانت تک سے لوگ ہم سے سودا خریدنے آتے تھے مگر پچھلے سال ہمارے ساتھ والا دوکاندار حج کر آیا۔ اور اس نے اپنے نام کے ساتھ حاجی لکھوا کر دوکان پر بورڈ لٹکا دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہماری بکری کم ہو گئی۔ اور اس کی دوکان خوب چلنے لگی۔ میرے باپ نے مجھے کہا کہ تو بھی حج کر آ تا کہ ہم بھی حاجی کا بورڈ لگوا سکیں۔ اور لوگ یہاں دوکان پر بھی کثرت سے آنے لگیں۔ چنانچہ میں اپنے باپ کے کہنے پر حج کرنے کے لئے آ گیا۔ ورنہ مجھے کیا پتہ کہ حج کیا ہوتا ہے۔ اور اس کے آداب کیا ہیں۔ غرض حج پر تو لوگ جاتے ہیں۔ مگر ان میں اس قسم کے بھی لوگ ہوتے ہیں۔ جنہیں یہ پتہ ہی نہیں ہوتا۔ کہ حج کیا چیز ہے۔ اور یہ عبادت کیوں قائم کی گئی ہے۔

ہمارے ساتھ

ایک اور بوڑھا شخص

بھی تھا جس کا نام عبدالوہاب تھا۔ اور غیر احمدی تھا۔ میں تو مصر کے راستہ سے حج کے لئے گیا تھا۔ مگر ہمارے نانا جان بمبئی کے راستہ سے حج کے لئے آئے تھے۔ انہیں عبدالوہاب بمبئی میں مل گیا۔ اور چونکہ وہ غریب شخص تھا انہیں رحم آ گیا اور اسے بھی انہوں نے اپنے ساتھ شامل کر لیا مکہ مکرمہ تک وہ ہمارے ساتھ ہی رہا۔ اس سفر میں ہم سیٹھ ابوبکر یوسف جمال صاحب کے ہاں ہی ٹھہرے تھے۔ اور پھر مکہ مکرمہ میں بھی انہوں نے ہی اپنے ایجنٹوں کے ذریعہ تمام انتظامات کروا دئے۔ عبدالوہاب بھی ان تمام انتظامات میں ہمارے ساتھ شریک رہا۔ مگر جب حج ختم ہوا۔ تو مکہ میں

سخت ہیضہ پھوٹ پڑا

نانا جان کی طبیعت کمزور تھی۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں فوراً واپس چلنا چاہئیے مگر عبدالوہاب نے کہا کہ میں مدینہ جاؤں گا۔ کیونکہ میرے بیٹوں نے مجھے کہا ہے۔ کہ جب تک تو مدینے نہیں جائے گا۔ تیرا حج مکمل نہیں ہوگا۔ ہم نے اسے منع بھی کیا۔ کہ نہ جاؤ کہیں راستہ میں ہی مر جاؤ گے۔ مگر وہ نہ مانا اور چلا گیا۔ معلوم نہیں پھر اس کا کیا حال ہوا۔ مگر اس شخص کی مذہب سے واقفیت کا یہ حال تھا کہ ایک دفعہ ہم نے اس سے پوچھا کہ میاں تمہارا مذہب کیا ہے۔ وہ کچھ دیر خاموش رہا۔ ہم نے کہا بتاتے کیوں نہیں۔ کہنے لگا گھبراتے کیوں ہو سوچنے تو دیں۔ تم تو دوسرے کو سوال کر کے پریشان کر دیتے ہو۔ وہ بیچارہ کوئی ستر اسی سال کا تھا۔ اور میری عمر اس وقت کوئی چوبیس سال کی تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد میں نے پھر پوچھا کہ بتایئے۔

آپ کا کیا مذہب ہے

کہنے لگا میری عقل کیوں ماری ہے۔ میں سوچ تو لوں۔ آخر اسی طرح پندرہ بیس منٹ گذر گئے۔ اور پھر کہنے لگا۔ میرا مذہب علیہ علیہ علیکہ ہیں دل میں سمجھ گیا۔ کہ یہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کہنا چاہتا ہے۔ مگر میں نے کہا میاں عبدالوہاب۔ یہ علیہ علیہ علیہ کیا ہے۔ اس طرح تو لعنۃ اللہ علیہ بھی ہوتا ہے۔ کہنے لگا سوچ تو لینے دو۔ گھبراتے کیوں ہو میں نے کہا سوچ لو۔ آخر کچھ دیر کے بعد کہنے لگا۔ علیہ رحمۃ اللہ میں پھر ہنسا تو کہنے لگا۔ مجھے ایک کارڈ لے دو۔ میں اپنے گاؤں کے ملاں سے پوچھ کر تمہیں لکھوا دوں گا۔ کہ میرا کیا مذہب ہے۔ میں نے کہا مجھے

ملاں کے مذہب کی ضرورت نہیں

مجھے تو آپ کے مذہب کی ضرورت ہے۔ کہنے لگا میرا مذہب اعظم علیہ ہے یہ اس کی مذہب سے واقفیت تھی۔ مگر وہ حج کے لئے چلا گیا۔ حج کے بعد کہنے لگا مجھے بیٹوں نے کہا تھا کہ تم نے مدینے ضرور جانا ہے۔ اسلئے اب میں مدینہ جاؤں گا۔ چنانچہ پھر وہ

مدینہ چلا گیا۔ ہمیں معلوم نہیں کہ پھر اس کا کیا حال ہوا۔
غرض اللہ تعالیٰ نے

حج بیت اللہ کا قیام

ذکر الٰہی کے لئے کیا تھا۔ مگر مسلمانوں نے اس سے وہ فائدہ اٹھانا ترک کر دیا جس کے لئے یہ عبادت مقرر کی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی اس بے رغبتی اور عدم توجہی کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ قادیان میں جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ حج کے لئے لوگوں کو ہمیشہ مکہ مکرمہ میں ہی جانا پڑے گا۔ مگر وعظ و نصیحت کے لئے اللہ تعالیٰ نے قادیان کو مرکز مقرر فرمایا۔ اب اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت ہم قادیان سے ربوہ آ گئے ہیں۔ جہاں ہر سال

ہمارا سالانہ جلسہ

منعقد ہوتا ہے۔ جس میں شامل ہونے کے لئے دور دور سے لوگ آتے ہیں۔ وعظ و نصیحت کی باتیں سنتے ہیں۔ تہجدیں پڑھتے ہیں۔ ذکر الٰہی اور دعاؤں میں اپنا وقت صرف کرتے ہیں۔ اور نوجوان بھی جہاں مہمانوں کی خدمت کرتے ہیں وہاں اپنے اوقات کو زیادہ تر ذکر الٰہی میں بسر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اس جلسہ کی بڑی غرض بھی یہی ہے کہ جو لوگ اس میں شامل ہونے کے لئے ربوہ آئیں وہ دن کے اوقات میں علماء سلسلہ کی تقریریں سنیں اور رات کو مساجد میں تہجدیں پڑھیں۔ ذکر الٰہی کریں۔ قرآن کریم کی تلاوت کریں۔ اور دعاؤں میں اپنے اوقات بسر کریں تاکہ اگر سارا سال انہوں نے تہجد نہیں پڑھی تو کم از کم ان تین دنوں میں ہی وہ تہجد اور نوافل پڑھ کر اور ذکر الٰہی اور دعاؤں میں حصہ لے کر

اپنے دلوں کو منور کر لیں

جلسہ سالانہ پر آنے والے دوستوں کو ہدایات تو میں ربوہ میں دیا کرتا ہوں۔ مگر اس دفعہ گرمی کی شدت کی وجہ سے میں نہیں کہہ سکتا کہ ہم کب ربوہ پہنچیں۔ پہلے کئی دفعہ یہاں ۹۶ - ۷۰ تک درجہ حرارت رہتا تھا۔ مگر آج ۸۶ سے اوپر تھا۔ اور ابھی پتہ نہیں کہ پونے چار بجے تک کتنا درجہ حرارت بڑھ جائے۔ ہم ۵ مئی کو مری گئے تھے۔ اور اس وقت یہاں درجہ حرارت ۹۰ تھا۔ مگر آج صبح کے وقت ہی ۸۶ تک درجہ حرارت پہنچا ہوا تھا۔ جس سے ڈر آتا ہے کہ کہیں آج ۹۰ سے بھی ٹمپریچر بڑھ نہ جائے۔ پس چونکہ گرمی زیادہ ہے میں نے مناسب سمجھا کہ یہیں خطبہ پڑھ دوں۔ اخبار میں چھپ کر تمام جماعتوں کو پہنچ جائے گا۔ پھر جو کچھ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہوگی وہی ہوگا۔ اس دفعہ گرمی کی شدت اور صحت کی کمزوری دیکھ کر خیال آیا کہ معلوم نہیں کتنی زندگی باقی ہے اسلئے جو فرض بھی ادا کیا جائیگا اس کو جلد سے جلد ادا کر دوں اور جماعتوں کو ان کی ذمہ داری کی طرف توجہ دلا دوں۔ پس

میں دوستوں سے کہتا ہوں

کہ وہ جلسہ سالانہ پر زیادہ سے زیادہ آنے کی کوشش کریں۔ اس سال تو گرمی بھی زیادہ پڑی ہے۔ اور بارشیں بھی زیادہ ہوتی ہیں۔ جس کی وجہ سے فصلیں بالکل ماری گئی ہیں۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ اس سال چند دن میں بھی کمی واقعہ ہو رہی ہے۔ گو پچھلے سال جتنا چندہ تو آ چکا ہے۔ مگر ہمیں زیادہ آمد کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس سال سترہ لاکھ کا بجٹ بنایا گیا ہے۔ اور پچھلے سال بارہ لاکھ کا بجٹ تھا۔ پس پچھلے سال کا جو بجٹ تھا اس کے برابر تو چندہ کی وصولی ہو رہی ہے۔ مگر اس سال جتنی آمد ہونی چاہیئے تھی اتنی آمد نہیں ہو رہی۔ اسی وجہ سے ہر صیغہ کے

بجٹ میں تین فیصدی کی مزید کمی

کی گئی ہے۔ تاکہ آخر سال تک اخراجات پورے ہو سکیں۔ گویا اس سال کے لئے صدر انجمن احمدیہ نے جو بجٹ تجویز کیا تھا۔ اور جسے مجلس شوریٰ کے موقعہ پر منظور کر لیا گیا تھا۔ اس میں سے بھی تین فیصدی کی کمی کر دی گئی ہے۔ یہ کمی بھی اسی لئے کرنی پڑی کہ اس سال فصلیں بہت کچھ ماری گئی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہوئی کہ اول تو دھوپ اور گرمی بہت پڑی۔ دوسرے متواتر بارشیں ہوئیں اور انہوں نے اتنی تباہی مچائی کہ ابھی تک کراچی کی طرف سڑکیں ٹوٹی پڑی ہیں۔ اور موٹر آ جا نہیں سکتی۔ اور قریباً ایک مہینہ سے یہی حالت ہے۔ اس وجہ سے جلسہ سالانہ پر آنے جانے کے اخراجات پورے کرنے کے لئے دوستوں کو دقتیں تو پیش آئیں گی۔ لیکن ان کو چاہیئے کہ اس موقعہ کے لئے انہیں

کچھ قرض لیکر بھی آنا پڑے

تو وہ قرض لے کر آ جائیں۔

غریب لوگ تھرڈ کلاس میں سفر کرتے ہیں۔ اور اس وجہ سے ان کے کرایہ پر بہت تھوڑا روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ بالعموم چار یا پانچ روپیہ میں وہ ربوہ پہنچ سکتے ہیں۔ اور چار یا پانچ روپے اگر قرض لے لئے جائیں تو غریب سے غریب آدمی بھی محنت مزدوری کر کے آسانی سے اتنا قرض ادا کر سکتا ہے۔ اسی طرح

عورتوں کو چاہیئے

کہ وہ کفایت سے اپنے گھروں کے اخراجات پورے کریں۔ تاکہ کم از کم اتنا روپیہ ان کے پاس بچ جائے جس سے وہ جلسہ سالانہ پر آ سکیں۔

لوگوں میں عموماً یہ شوق پایا جاتا ہے۔ کہ وہ جلسہ سالانہ پر آپ بھی آتے ہیں۔ اور اپنے بیوی بچوں کو بھی ساتھ لاتے ہیں۔ اسی طرح وہ اپنے ہمسایوں اور دوستوں کو بھی ساتھ لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں جو

آخری جلسہ سالانہ ہوا

اس میں سات سو آدمی شامل ہوئے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کو دیکھ کر اتنے خوش ہوئے تھے۔ کہ جب آپ سیر کے لئے باہر نکلے اور چلتے ہوئے لوگوں کی ٹھوکروں کی وجہ سے آپ کے پاؤں سے جوتی بار بار نکل جاتی۔ تو آپ نے فرمایا۔ اب تو ہماری جماعت اتنی بڑھ گئی ہے۔ کہ میں سمجھتا ہوں میرے آنے کی غرض پوری ہو گئی ہے۔ ہمارے آنے کی یہی غرض تھی۔ کہ ہم دین کی اشاعت کریں۔ اور اس کے لئے ایک جماعت تیار کر دیں۔ سو اب وہ جماعت تیار ہو گئی ہے۔ چنانچہ اسی سال آپ وفات پا گئے۔ پھر

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں

جو آخری جلسہ ہوا اس میں ۱۸ - ۱۹ سو آدمی شریک ہوئے۔ اور اس کے بعد قادیان میں جو جلسے ہوتے رہے ان میں خدا تعالیٰ کے فضل سے شامل ہونے والوں کی تعداد ہر سال بڑھتی چلی گئی۔ مجھے یاد ہے۔ ایک دفعہ خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب بڑے خوش خوش میرے پاس آئے اور کہنے لگے۔ کہ میں نے

پوری طرح حساب لگا کر معلوم کیا ہے کہ اس سال ہمارے جلسہ میں ۴۲ ہزار آدمی شریک ہوئے ہیں۔ مگر اب یہ کیفیت ہے کہ پچھلے سال ربوہ میں ستّر ہزار آدمی جمع ہوا اور اس سال ہم امید رکھتے ہیں کہ اگر جماعت پوری توجہ سے کام لے اور اپنی ذمہ داری کو سمجھے تو

ایک لاکھ تک آنیوالوں کی تعداد پہنچ جائے گی

بلکہ ممکن ہے اس سے بھی بڑھ جائے پس اوّل تو میں جماعت کو یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ وہ جلسہ سالانہ پر پچھلے سالوں سے بھی زیادہ آنے کی کوشش کرے اور پھر زیادہ سے زیادہ غیر احمدیوں کو اپنے ہمراہ لانے کی کوشش کرے اسی طرح جو غیر احمدی دوست تشریف لائیں انکا خاص طور پر خیال رکھا جائے ۔۔۔ اور انہیں مرکز سے زیادہ سے زیادہ مستفیض کرنیکی کوشش کی جائے۔ قرآن کریم نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ایک بڑی خوبی یہ بیان فرمائی ہے کہ کان یأمر اھلہ بالصلوٰۃ والزکوٰۃ (مریم ع) یعنی وہ ایسا نیک تھا کہ اپنے بیوی بچوں کو بھی نیکی کی تلقین کرتا رہتا تھا۔ اسی طرح جو دوست غیر احمدی معززین کو اپنے ہمراہ لائیں۔ انہیں اس امر کی طرف توجہ دلائیں کہ وہ بے شک ہمارے پیچھے نمازیں نہ پڑھیں مگر مسجد میں آکر پنجوقتہ نماز پڑھنے کی ضرور کوشش کریں اور

دعاؤں اور ذکر الٰہی میں اپنے ایام بسر کریں

آخر نماز کی پابندی جس طرح ہمارے لئے ضروری ہے۔ اس طرح ان کے لئے بھی ضروری ہے۔ بے شک ہم انہیں یہ نہیں کہتے کہ وہ ہمارے پیچھے نمازیں پڑھیں۔ مگر ہم یہ ضرور چاہتے ہیں کہ وہ اپنے طریق پر جس طرح بھی نماز پڑھنا چاہتے ہیں پڑھیں اور اللہ تعالیٰ کو یاد کریں۔

مجھے یاد ہے پارٹیشن کے بعد جہلم میں میں نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے مسلمانوں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں پاکستان دے دیا ہے۔ اب ان کا فرض ہے کہ وہ اسلامی احکام پر بھی عمل کریں۔ کیونکہ پاکستان کا مطالبہ اسی بنا پر کیا گیا تھا کہ مسلمانوں کو ایک الگ مقام اس لئے ملنا چاہیئے کہ وہ اسلامی تمدن اور معاشرت کو قائم کر سکیں۔ پس اب جبکہ پاکستان مل چکا ہے۔ انہیں چاہیئے کہ وہ

اسلامی احکام پر عمل

کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ یہ ثابت ہو جائے کہ انہوں نے جو مطالبہ کیا تھا وہ دیانتداری پر مبنی تھا اور اس غرض کے لئے انہیں چاہیئے کہ وہ نمازیں پڑھیں روزے رکھیں، زکوٰۃ دیں۔ حج کریں۔ پھر مجھے خیال آیا کہ ایسا نہ ہو یہ لوگ غلطی سے یہ سمجھ لیں کہ میں انہیں اپنے پیچھے نماز پڑھنے کی تلقین کر رہا ہوں۔ چنانچہ میں نے انہیں کہا کہ ہمارا اور آپ لوگوں کا قبلہ بھی ایک ہے۔ قرآن بھی ایک ہے۔ اور نماز بھی ایک جیسی ہی ہے۔ لیکن پھر بھی میں یہ نہیں کہتا کہ آپ میرے پیچھے نماز پڑھیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ آپ غیر احمدی امام کے پیچھے پڑھیں اور غیر احمدیوں کی مسجد میں پڑھیں مگر پڑھیں ضرور میں یہ بھی نہیں کہتا کہ اگر کوئی حنفی ہو تو وہ شافعیوں کے پیچھے نماز پڑھے یا شافعی حنفیوں کے پیچھے پڑھے بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ اگر کوئی حنفی ہے تو وہ حنفیوں کے پیچھے نماز پڑھے۔ شافعی ہے تو وہ شافعیوں کے پیچھے پڑھے شیعہ ہو تو شیعوں کے پیچھے پڑھے۔ مگر بہر حال وہ خدا تعالیٰ کا نام ضرور لے اور

اس کی عبادت کرے

تاکہ اس کا خدا اس پر خوش ہو جائے۔ جب میں تقریر کر کے بیٹھ گیا تو ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ میں ایک بات کہنی چاہتا ہوں۔ میں اس کے دھوکا میں آگیا۔ اور میں نے سمجھا کہ شائد وہ لیکچر کی تعریف کرنا چاہتا ہے۔ مگر جب اسے صدر نے اجازت دی تو وہ کھڑے ہو کر کہنے لگا کہ مرزا صاحب نے جو بات کہی ہے وہ منافقت سے کہی ہے۔ ورنہ اگر وہ اپنی بات میں سچے ہیں تو چلیں اور ہمارے امام کے پیچھے نماز پڑھیں اس وقت اس جلسہ کا صدر ایک غیر احمدی تھا وہ ہماری جماعت کا شدید مخالف ہے اور اس نے ہمارے خلاف بعض ٹریکٹ بھی لکھے ہیں۔ مگر جب اس نے یہ بات کہی

. . . .

. . . .

. . . . تو وہ فوراً کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا مجھے پتہ نہیں تھا کہ اس شخص نے اعتراض کر کے فتنہ پھیلانا ہے ورنہ میں اسے کبھی بولنے کی اجازت نہ دیتا مرزا صاحب نے تو اپنے پیچھے نماز پڑھنے کا نام بھی نہیں لیا۔ انہوں نے تو یہ کہا ہے کہ

تم نمازیں پڑھو

اور یہ بھی نہیں کہا کہ ہماری مسجد میں پڑھو بلکہ کہا ہے کہ تم اپنی اپنی مسجدوں میں نمازیں پڑھو اور یہ بھی نہیں کہا کہ ہمارے امام کے پیچھے پڑھو۔ بلکہ انہوں نے کہا ہے کہ اگر تم شیعہ ہو تو شیعہ امام کے پیچھے پڑھو۔ اگر خارجی ہو تو خارجی امام کے پیچھے پڑھو۔ اگر حنفی یا شافعی ہو تو حنفی یا شافعی امام کے پیچھے پڑھو اور جب انہوں نے اپنی جماعت کا کوئی ذکر ہی نہیں کیا بلکہ مسلمانوں کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی ہے اور کہا ہے کہ تم اپنے اپنے طریق پر جس طرح خدا تعالیٰ کی عبادت کرنا پسند کرتے ہو اس طرح عبادت کرو تو پھر اعتراض کرنے کی کیا وجہ ہے اگر تو وہ یہ کہتے کہ میرے پیچھے نماز پڑھو یا ہماری جماعت کے امام کے پیچھے نماز پڑھو تب تو اعتراض ہو سکتا تھا لیکن انہوں نے تو اشارۃً بھی کوئی بات ایسی نہیں کہی پس یہ اعتراض محض فتنہ اور فساد پھیلانے کی کوشش کرنا ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے انہیں کے ایک آدمی کے ذریعہ مخالف کو جواب دے دیا اور وہ شرمندہ ہو کر بیٹھ گیا۔ بہر حال

ہمارا طریق یہی ہے

کہ ہم ہر مذہب اور عقیدہ رکھنے والے کو کہتے ہیں کہ وہ اپنے اپنے طریق کے مطابق اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے۔ ہم کسی کو مجبور نہیں کرتے کہ وہ ہمارے پیچھے نماز پڑھے مجھے یاد ہے جب شملہ میں پہلی مرتبہ کشمیر کمیٹی کا جلسہ ہوا۔ تو نواب صاحب آف کنج پورہ بھی جو ہمارے رشتہ دار تھے۔ اس میں شامل ہوئے۔ میں نے دیکھ کر کہ وہ احمدیت کے مخالف ہیں اور بعض دوسرے غیر احمدی معززین بھی شامل ہیں۔ میں نے درد صاحب کو کہا کہ ایک الگ کمرہ میں نماز کے لئے دریاں بچھا دیں اور پانی کا بھی انتظام کر دیں۔ جب کمیٹی ہو چکی تو میں نے دوستوں سے کہا کہ اب چونکہ نماز کا وقت ہے اس لئے ہم تو یہیں نماز پڑھیں گے۔ لیکن آپ لوگوں کیلئے ایک الگ کمرہ میں انتظام کر دیا گیا ہے اور لوٹے بھی رکھوا دئے گئے ہیں تاکہ وضو کر سکیں اس پر نواب صاحب بڑے غصہ سے اٹھے اور ناراض ہو کر چلے گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد

نواب ذوالفقار علی خاں صاحب

جو ہمارے بہنوئی نواب محمد علی خاں صاحب کے چھوٹے بھائی تھے ان کا مجھے فون آیا کہ نواب صاحب آف کنج پورہ کی آپ نے کیوں ہتک کر دی وہ تو بڑے ناراض ہیں۔ میں نے کہا کہ میں نے تو کوئی ہتک نہیں کی میں نے تو ان کی سہولت کے لئے الگ جائے نماز بچھوا دی تھی اور پانی کا بھی انتظام کرا دیا تھا تاکہ وہ علیحدہ نماز پڑھ لیں آخر انہوں نے ہمارے پیچھے تو نماز نہیں پڑھنی تھی۔

وہ کہنے لگے کہ انہوں نے آپ کی بات کو سمجھا نہیں۔ وہ بڑے غصہ سے اٹھ کر آ گئے اور کہنے لگے کہ انہوں نے ہم کو کافر قرار دے دیا ہے اور کہا ہے کہ تم الگ نماز پڑھو غرض ہم تو خود کہتے ہیں کہ جو لوگ اعتقادات میں ہم سے اختلاف رکھتے ہیں وہ علیحدہ نماز پڑھیں آخر

نماز بندے اور خدا تعالیٰ کے تعلق کی ایک علامت ہے

اگر وہ اپنے عقائد میں سچے ہیں تو ان کی نماز اسی صورت میں قبول ہو سکتی ہے جب وہ ہم سے علیحدہ نماز پڑھیں۔ اور اگر وہ ہم کو جھوٹا سمجھتے ہیں تو اپنے پیچھے نماز پڑھوا کر ہم ان کی نماز کیوں خراب کریں۔ اگر ایک شخص ہم کو کافر سمجھتا ہے اور پھر ہم اسے کہتے ہیں کہ تو ہمارے پیچھے نماز پڑھ تو اس کے معنے یہ ہیں کہ ہم اسے بے دین بناتے ہیں۔ اگر وہ خود اپنے شوق سے ہمارے پیچھے نماز پڑھنا چاہے تو ہم اسے نہیں روکتے۔ لیکن جو شخص ہمارے پیچھے نماز پڑھنا چاہے۔ اسے ہم اپنے پیچھے نماز پڑھنے پر مجبور نہیں کر سکتے۔ پس جو لوگ باہر سے آئیں ان کو نصیحت کرتے رہیں۔ کہ وہ مسجدوں میں بیٹھیں۔ ذکر الٰہی کریں۔

دعا اور استغفار سے کام لیں

اور جب نماز کا وقت آئے تو بے شک علیحدہ نماز پڑھ لیں۔ ہمارے امام کے پیچھے نہ پڑھیں۔ مگر بہرحال پڑھیں ضرور۔ کیونکہ نماز پڑھنے کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اور اس حکم کی بجا آوری جس طرح ہمارے لئے ضروری ہے اسی طرح ان کے لئے بھی ضروری ہے۔

غرض جماعت کے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ

زیادہ سے زیادہ جلسہ سالانہ پر آنے کی کوشش کریں

اور پھر یہاں آ کر دعاؤں اور ذکر الٰہی اور عبادت میں اپنا وقت گذاریں۔ اور جن غیر احمدی دوستوں کو اپنے ہمراہ لائیں ان کی بھی نگرانی رکھیں تا کہ وہ اپنا وقت ضائع نہ کریں اور دعا اور استغفار میں مشغول رہیں۔

اسی طرح میں

ربوہ والوں کو نصیحت

کرتا ہوں کہ جلسہ سالانہ پر آنے والے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ہیں۔ اور چونکہ وہ خدا تعالیٰ کی آواز پر جمع ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ ان کے بھی مہمان ہیں۔ اگر وہ ان کی مہمان نوازی نہیں کریں گے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بنیں گے۔ ان کے کھانے پر جس قدر خرچ ہوتا ہے وہ تو خود اپنے چندہ کے ذریعہ بھجوا دیتے ہیں۔ ربوہ والوں کا کام صرف اتنا ہی رہ جاتا ہے۔ کہ وہ ان کی خدمت کریں اور ان کی رہائش کے لئے زیادہ سے زیادہ مکانات پیش کریں پس میں

ربوہ والوں کو نصیحت کرتا ہوں

کہ وہ ابھی سے اپنے مکانات کا ایک حصہ مہمانوں کو پیش کرنے کا تہیہ کر لیں اور کوشش کریں کہ وہ زیادہ سے زیادہ مکانات مہمانوں کو دیں۔ اسی طرح مہمانوں کی خدمت کے لئے وہ والنٹیرز کے طور پر اپنے آپ کو پیش کریں۔ تا کہ باہر سے آنے والوں کو زیادہ سے زیادہ آرام پہنچایا جا سکے۔ اگر اس دفعہ باہر سے ایک لاکھ آدمی آ جائے تو اس کے معنے یہ ہیں کہ ان کی خدمت کے لئے

بیس ہزار والنٹیرز کی ضرورت

ہوگی۔ مگر ابھی ربوہ کی آبادی اتنی نہیں کہ تمام والنٹیرز صرف ربوہ سے ہی میسر آ سکیں اس لئے تمام جماعتوں کا فرض ہے کہ وہ اپنی جماعت کے افراد میں سے پچیس ۲۵ فیصدی افراد کو والنٹیرز کے طور پر پیش کریں۔ اور جلسہ سالانہ سے پہلے ہی انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے دفاتر میں ان کے نام بھجوا دیں۔ اور جب جلسہ سالانہ پر وہ لوگ پہنچیں تو آتے ہی ان لوگوں کو انصار اور خدام کے منتظمین کے سپرد کر دیں۔ تا کہ وہ ربوہ والوں کے ساتھ مل کر آنے والے مہمانوں کی خدمت کر سکیں ✽

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۳ اکتوبر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا جو خطبہ جمعہ (فرمودہ ۵ ستمبر) شائع ہوا ہے۔ افسوس ہے کہ اس میں کتابت کی بعض فاش غلطیاں رہ گئی ہیں مثلاً صفحہ ۳ کالم ۲ میں حضرت بلالؓ کے ذکر میں یہ لکھا ہے کہ "ان کا تمام بدن پھپھولیاں ہو جاتا" حالانکہ اصل فقرہ یوں تھا "ان کا تمام بدن لہو لہان ہو جاتا"۔ اسی صفحہ کے کالم نمبر ۳ میں روم کے بادشاہ کے ذکر میں لکھا ہے کہ اس نے "عیسائیت کو قبولیت کیا"۔ حالانکہ اصل فقرہ یوں ہے۔ "عیسائیت کو قبول کیا"۔

احباب ان غلطیوں کی تصحیح فرمالیں - (ادارہ)

مجلس انصار اللہ کراچی کا پہلا سالانہ اجتماع

۱۱-۱۲ اکتوبر کی بجائے ۱۵-۱۶ نومبر ۵۸ء کو منعقد ہوگا

مکرم نائب صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے ارشاد کی تعمیل میں مجلس انصار اللہ کراچی کا پہلا سالانہ اجتماع ۱۱-۱۲ اکتوبر ۱۹۵۸ء کی بجائے ۱۵-۱۶ نومبر بروز ہفتہ - اتوار دارالصدر دہلی سوداگران کالونی کراچی میں منعقد ہوگا۔ احباب جماعت نوٹ فرمائیں۔ مضمون نگار احباب مضمون بعنوان "اشتراکیت"۔ اور شعراء کرام "نحن انصار اللہ" کے موضوع پر اپنا کلام ۳۱ اکتوبر تک ارسال فرمائیں۔

عبدالحق ورک زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ کراچی ۱۶۱/۲ مارٹن روڈ۔ کراچی - ۵

درخواست دعا

چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بہلولپوری کی خوشدامن صاحبہ اور چوہدری نصر اللہ خاں صاحب آنجہانی چوہدری ... کی والدہ صاحبہ کا رسولی نکالنے کے لئے پیٹ کا اپریشن ہوا ہے بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ ظفر اللہ خاں - نوابشاہ

انصار اللہ کے سالانہ اجتماع میں ہر مجلس کے نمائندوں کی شرکت ضروری ہے

قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

حصہ آمد کے بقایادار اصحاب توجہ فرمائیں

حصہ آمد کے جو موصی اصحاب بقایا دار ہیں۔ ان میں سے ایک معقول تعداد ایسے اصحاب کی ہے جنہوں نے اپنے بقایوں کی ادائیگی کے لئے دفتر سے خط و کتابت کر کے ادائیگی بقایا کے لئے ماہوار اقساط مقرر کروا رکھی ہیں۔ اور مجلس کارپرداز نے ان کی پیش کردہ اقساط کو اس شرط پر منظور کیا ہوا ہے۔ کہ وہ اس کے ساتھ ماہوار حصہ آمد بھی ادا کرتے جائیں گے۔ تاکہ بقایا بڑھنے نہ پائے۔ بلکہ ہر ماہ کم ہوتا جائے۔ بعض احباب مجلس کارپرداز کی ایسی منظوریوں سے پورے طور پر فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اور اپنے ذمہ کے بقایا کو کم سے کم کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اس طرح جہاں ان کے اموال سے سلسلہ کو فائدہ پہنچ رہا ہے۔ وہاں خود ان کے لئے بھی یہ بات خیر و برکت کا موجب ہو رہی ہے۔ کہ وہ اپنے ایک بوجھ کو بتدریج ہلکا کر کے اپنی گزشتہ کوتاہیوں کی تلافی کر رہے ہیں۔

مگر ایک معقول تعداد ایسے اصحاب کی بھی ہے جو باوجود بقایوں کی ادائیگی کے لئے اقساط مقرر کرانے کے اپنے عہد سے پوری طرح سبکدوش نہیں ہو رہے۔ اور ایسے بھی ہیں جن کا بقایا پہلے سے بھی بڑھ گیا ہے۔ وہ یا تو صرف بقایا ادا کر رہے ہیں۔ اور ماہوار حصہ آمد کی باقاعدہ ادائیگی کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ اور یا ماہوار حصہ آمد باقاعدگی سے ادا کر رہے ہیں۔ اور بقایوں میں مقرر کردہ اقساط باقاعدہ ادا نہیں کر رہے۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ ان کے ذمہ بقایوں کی رقوم یا تو بدستور کھڑی ہیں۔ یا ان میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ دوست ایسے بھی ہیں جو نہ بقایا ادا کر رہے ہیں اور نہ ماہوار حصہ آمد۔ اگر ان کے جذبات کا لحاظ مدنظر نہ ہو۔ اور ان کی تشہیر کا خوف نہ ہو تو دل چاہتا ہے کہ ایسے ہر سہ قسم اصحاب کی ماہوار فہرست شائع کر دی جایا کرے۔ کیونکہ اول تو انہوں نے برضاء و رغبت اپنی آمد کی وصیت کی۔ اور پھر غفلت سے بقایادار بنے۔ مزید برآں اس بقایا کی ادائیگی کے لئے خود ہی ماہوار اقساط کی صورت پیش کر کے اسے پورا کرنے کی کوشش نہ کی۔ اور اس طرح دوہرے الزام کے نیچے آئے۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ وصیت کا قانون حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بنایا ہوا قانون ہے۔ اور الٰہی حکم کے ماتحت ہے اس کا بقایا کسی صورت میں معاف نہیں ہو سکتا۔ بلکہ چھ ماہ سے زائد عرصہ کا بقایادار ہونے کی صورت میں وصیت قابل منسوخی ہو جاتی ہے اس لئے جو دوست بقایادار ہو کر معافی بقایا کے لئے درخواستیں کرتے ہیں۔ ان کو سمجھ لینا چاہیئے کہ ان کی درخواستیں قابل منظوری نہیں ہیں اور صدر انجمن احمدیہ اور حضرت خلیفہ وقت ان کے ذمہ کے بقایا کو معاف نہیں کر سکتے۔ کیونکہ وہ ان چندوں کے بقایادار نہیں ہیں جو انجمن نے یا خلیفہ وقت نے مقرر کئے تھے۔ بلکہ وہ اس چندہ کے بقایادار ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جاری فرمایا اور جس کی باقاعدہ ادائیگی کا عہد انہوں نے خود اللہ تعالیٰ سے وصیت لکھتے وقت کیا تھا۔

پس حصہ آمد کے بقایادار اصحاب کو بہت زیادہ ہوشیار اور بیدار ہونے اور بیدار رہنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ اپنے بقایوں کو صاف بیباق کرنے کی باقاعدگی کے ساتھ کوشش کرتے رہیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اعلان برائے ٹھیکہ جات

ضرورتمند احباب کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بموقعہ جلسہ سالانہ مندرجہ ذیل ٹھیکہ جات دئے جاویں گے۔ لہٰذا دس اکتوبر ۱۹۵۸ء تک سپرنٹنڈنٹ بنام افسر صاحب جلسہ سالانہ بھجوا کر ممنون فرماویں۔

نوٹ:۔ یہ ضروری نہ ہوگا کہ ٹھیکہ اسی کو دیا جائے جس کے ریٹ کم ہوں۔

۱) ٹھیکہ نانبائیاں۔
۲) ٹھیکہ باورچیاں۔
۳) ٹھیکہ گوشت گائے۔
۴) ٹھیکہ گوشت بکرہ۔
۵) ٹھیکہ آٹا گندھائی و پیڑے کروائی۔
(۶) ٹھیکہ گیس
(۷) ٹھیکہ بجلی
(۸) ٹھیکہ صفائی
(۹) ٹھیکہ بہشتیاں

(افسر جلسہ سالانہ)

اعلان نکاح

میرے لڑکے سعید احمد خاں ساکن راولپنڈی کا نکاح مبلغ دو ہزار روپیہ مہر پر عزیزہ ثریا بیگم بنت مکرم مرزا محمد حسین صاحب ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ ملٹری فنانس ڈیپارٹمنٹ حال راولپنڈی کے ساتھ مکرم جناب مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مربی نے مسجد احمدیہ راولپنڈی میں بعد نماز جمعہ مورخہ تین اکتوبر ۱۹۵۸ء پڑھا۔

احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت اور باعث صد رحمت بنائے۔ آمین

(نفضل محمد خاں شملوی ساکن راولپنڈی)

اصحاب احمد جلد پنجم (۵)

جملہ خریداران رسالہ اصحاب احمد کی خدمت میں اصحاب احمد جلد پنجم حصہ اول مشتمل بر سیرۃ و سوانح حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ ارسال کی جا چکی ہے۔ لیکن اگر خدانخواستہ کسی خریدار دوست کو ابتک یہ جلد نہ ملی ہو۔ تو براہ مہربانی پوسٹ کارڈ کے ذریعہ احمدیہ بک ڈپو ربوہ کو اطلاع دیں تا ان کی خدمت میں دوبارہ ارسال کر دی جائے

(ملک صلاح الدین ایم اے قادیان)

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے، ۲۸ر ستمبر ۵۸ء کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ نومولود کے لمبی عمر پانے اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

(خاکسار اللہ بخش ہیڈ ماسٹر پرائمری سکول ڈولہ مہر چند۔ ضلع منٹگمری)

تلاش گمشدہ

میرا لڑکا مسمی انعام الٰہی۔ عمر ۲۲ سال، رنگ گورا تقریباً ۱۵ یوم سے گھر سے کہیں چلا گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کو اس کا پتہ معلوم ہو تو وہ مطلع کریں اور یا اگر وہ خود اس اعلان کو پڑھے۔ تو فوراً گھر واپس آجائے۔ اس کی والدہ سخت پریشان ہے۔

حافظ رحمت الٰہی۔ دوکاندار بانس مکان نمبر ۳۵۳/۲ گمٹی بازار اندرون لوہاری گیٹ ۔۔۔ لاہور

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی اہلیہ کئی دنوں سے بعارضہ پیچش مروڑ بیمار ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد رمضان کارکن تبشیر ربوہ)

۲۔ ہم تین بھائی نذیر احمد ساجد۔ خورشید احمد قمر۔ منیر احمد عابد ایک قتل کے مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ مقدمہ سشن سپرد ہو چکا ہے۔ تمام دوستوں اور بزرگوں سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد باعزت رہائی بخشے۔ (آمین اللّٰھم آمین)

(نذیر احمد ساجد ڈسٹرکٹ جیل شیخوپورہ)

۳۔ ہماری ہمشیرہ صاحبہ بعارضہ کمزوری معدہ عرصہ آٹھ سال سے بیمار چلی آتی ہے۔ حالت نہایت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست ہے۔

(چوہدری غلام حسین باجوہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۱۰-R/۲۲ ڈاکخانہ کچا کھوہ ضلع ملتان)

۴۔ میری بیوی بیمار ہے۔ اس کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار ماسٹر عبدالمجید ۵/۱۸۹۶ ڈرگ روڈ کالونی ۔۔۔ کراچی)

۵۔ میرا بچہ حنیف احمد تیرہ یوم سے بعارضہ ٹائیفائڈ سخت بیمار ہے۔ درویشان قادیان اور احباب جماعت شفایابی کے لئے دعا فرماویں۔

(سکینہ ناہید اہلیہ شیخ محمد شریف صاحب بدوملہی)

۶۔ اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد اسلم صاحب ایم۔ ایس۔ سی (بنت راجہ علی محمد صاحب) بیمار ہیں۔ اور بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ نیز اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد یعقوب صاحب (شاہدرہ) بھی بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی جلد از جلد کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ محمد ذکریا طاہر بی۔ ایس۔ سی ۔۔۔ لاہور

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۰۳۹ میں آمنہ بیگم زوجہ مرزا حسن محمد صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک چیچھہ ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ جولائی ۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد حق مہر مبلغ چار صد روپیہ جو کہ بذمہ خاوند ہے۔ زیور طلائی ایک تولہ ہے قیمت مبلغ ۱۲۰/- روپیہ ہے کل میزان ۵۲۰/- روپیہ ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

الامتہ:۔ آمنہ بیگم

گواہ شد:۔ مرزا حسن محمد خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ قاضی نذر محمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک چیچھہ

نمبر ۱۵۰۴۱ میں مرزا حسن محمد ولد مرزا عیدے خاں صاحب قوم مغل پیشہ تجارت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۲۰ء ساکن چک چیچھہ ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۷/۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔

ایک مکان خام واقعہ چک چیچھہ ضلع گوجرانوالہ جس کی قیمت مبلغ تین صد روپیہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں

اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد تیس روپیہ ہوتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ فقط ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

العبد:۔ مرزا حسن محمد

گواہ شد:۔ سلطان احمد مجاہد واقف زندگی۔ چک چیچھہ۔

گواہ شد:۔ قاضی نذر محمد سیکرٹری مال۔

نمبر ۱۵۰۶۰ میں منظور احمد ولد مبارک علی خاں قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۱۸ گ ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۷/۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے زمین دو کنال چاہی واقع چک ۱۱۸ جس کی بازاری قیمت اس وقت مبلغ ۱۰۰/- روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی لیکن میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت ایک سو باسٹھ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان رہونگا اور یہ بھی بحق صدر انجمن ربوہ پاکستان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا

العبد:۔ منظور احمد

گواہ شد:۔ سلطان علی سیکرٹری وصایا حلقہ سلطانپور۔

گواہ شد:۔ محمد جمیل خاں سلطان پورہ۔ لاہور

نمبر ۱۵۰۶۲ میں سید عبد الغنی ولد سید علیم الدین صاحب قوم سید پیشہ وکالت و ملازمت عمر پچاس سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۱۲ء ساکن ایس مس سلسلہ سید احمد صاحب بریلوی حال کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۷/۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری پاکستان میں اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ البتہ ہندوستان والی جائیداد کے عوض میں نے ۱۳۵۰۰/- روپے زر نقد کا کلیم کیا ہوا ہے وہ جس قدر منظور ہو کر مجھے ملے گا۔ میں اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کر دوں گا۔ میں نے ۱/۱/۵۸ء سے ایک سکول میں ملازمت کی ہے لیکن ابھی تنخواہ کا تصفیہ نہیں ہوا ہے جس قدر منظور ہو کر مجھے ملے گا میں اس کا ۱/۱۰ حصہ ہر ماہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کو ادا کرتا رہوں گا۔

اور بذریعہ وکالت بھی جو آمدنی ہوگی اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی صدر انجمن احمدیہ مذکور کو ادا کرتا رہوں گا۔ بہرحال میں اپنی جائیداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت اگر کوئی مزید جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد سید عبد الغنی F-31-5 فیڈرل ایریا۔ کراچی

گواہ شد:۔ رشید احمد کارکن دفتر وصیت ربوہ

گواہ شد محمد دین سیکرٹری وصایا دار الصدر شرقی۔

نمبر ۱۵۰۷۰ میں شبیر احمد خاں ولد محمد طفیل خاں قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ڈوگری گھنماں ڈاکخانہ بودھالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۷/۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے جو نقد امانت تحریک جدید فنڈ ربوہ میں مبلغ ۵۹۰/- کھاتہ ۱۳۴۵ پر جمع ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد عوض مبلغ ۷۲/۸ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ ــ ــ ــ ــ ــ

ــ ــ ــ ــ ــ ــ ــ

ــ ــ ــ ــ ــ ــ ــ

اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

نوٹ: میرے والد زندہ ہیں۔ جائیداد متروکہ وغیرہ میرے والد صاحب کے نام ہے۔ ان کی وفات کے بعد میرے نام ہوگی اس کے متعلق آگاہ کر دوں گا۔

العبد شبیر احمد خاں

گواہ شد برکت علی ولد اکبر علی ڈوگری گھنماں۔

گواہ شد۔ عبد السلام پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈوگری گھنماں۔

نمبر ۱۵۰۷۵ میں راجہ منظور احمد ولد راجہ غلام مصطفےٰ صاحب قوم چب راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن موضع نصیرہ ضلع گجرات۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/اگست ۵۸ء حسب ذیل کرتا ہوں

چونکہ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے میرے والد صاحب زندہ ہیں۔ اور اس وقت میری جائیداد کوئی نہیں ہے۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ بتیس روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد راجہ منظور احمد ڈرائنگ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول سرگودھا۔

گواہ شد محمد صدیق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ نصیرہ

گواہ شد محمد شجاعت علی سینئر انسپکٹر بیت المال۔ ربوہ

پاکستان بھر میں مارشل لاء کا نفاذ

صدر نے آئین منسوخ کر دیا۔ تمام اسمبلیاں توڑ دی گئیں۔ مرکزی اور صوبائی کابینہ برخاست

کراچی ۸ر اکتوبر۔ صدر پاکستان میجر جنرل سکندر مرزا نے آج رات کو ساڑھے دس بجے سے ملک بھر میں مارشل لاء کے نفاذ کا اعلان کر دیا ہے۔ قومی اسمبلی اور دونوں صوبائی اسمبلیوں کو توڑ دیا گیا ہے اسی طرح جمہوریہ پاکستان کا آئین منسوخ کر کے مرکزی اور صوبائی حکومتیں فوری طور پر توڑ دی گئی ہیں۔ فوج پریذیڈنٹ ہاؤس اور ریڈیو پاکستان پر پہرہ دے رہی ہے۔ ملک میں تمام سیاسی پارٹیاں بھی ختم کر دی گئی ہیں۔ صدر نے پاکستانی افواج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد ایوب خان کو چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر مقرر کیا ہے۔ اور پاکستان کی تمام مسلح افواج کو ان کے زیر کمان کر دیا ہے۔ صدر نے اپنے اعلان میں کہا ہے۔ یہ قدم انتہائی افسوس کے ساتھ اٹھایا گیا ہے۔ لیکن ملک اور عوام کے مفاد کی خاطر میرے لئے یہ قدم اٹھانا ناگزیر تھا۔ محبان وطن اور قانون کا احترام کرنے والوں کو میں یقین دلاتا ہوں کہ آپ لوگ پہلے سے زیادہ خوشحال اور آزاد ہوں گے سیاسی طالع آزما ناجائز تجارت کرنے والے چور بازاری کے مرتکب اور ذخیرہ اندوزی کرنے والے عناصر کا ناخوش رہنا لازمی ہے۔ ان کی سرگرمیوں پر شدید پابندیاں عائد ہو جائیں گی۔

اعلان میں مزید کہا گیا گذشتہ دو سال سے میں انتہائی تشویش کے ساتھ حالات کا مطالعہ کرتا رہا ہوں۔ ان میں اقتدار کی جدوجہد بدعنوانی اور سادہ دیانت دار۔ محب وطن اور محنتی عوام کو بیوقوف بنانے کی کوششیں تہذیب و شائستگی کی کمی اور سیاسی مقاصد کی خاطر اسلام کا نام استعمال کرنے کی ساعی سب ہی شامل ہیں۔ چند قابل تعریف استثناء بھی ہیں۔ لیکن اقلیت میں ہونے کی وجہ سے وہ ملکی معاملات پر اثر انداز ہونے سے قاصر رہے ہیں۔ ان ناپسندیدہ سرگرمیوں نے ایک انتہائی پست قسم کی آمریت پیدا کر دی تھی۔ طالع آزما اور ناجائز نفع اندوزی کرنے والے عناصر عوام کو نقصان پہنچا کر خود پھلتے پھولتے رہے ہیں اور اور مذموم چالوں کے ذریعے مالدار سے مالدار تر ہوتے جا رہے ہیں۔

میری بار بار کوششوں کے باوجود خوراک کے مسئلے کو حل کرنے کی سنجیدگی سے کوئی کوشش نہیں کی گئی۔ خوراک کا مسئلہ ایک ایسے ملک میں جسے فاضل اناج پیدا کرنا چاہیئے تھا ہمارے لئے زندگی اور موت کا مسئلہ بنا رہا ہے۔ زراعت اور اس کی تمام انتظامی مشینری کو سیاست دانوں کی لونڈی بنا دیا گیا ہے۔ اور نوبت یہاں تک آ چکی ہے کہ حکومت کے موجودہ سسٹم میں کوئی سیاسی پارٹی پیداوار بڑھانے کے سلسلے میں کوئی قدم اٹھانے کے قابل نہیں ہو سکتی۔ دوسری طرف مشرقی پاکستان میں نہایت منظم طریقے پر خوراک دواؤں اور دوسری ضروریات زندگی کی ناجائز درآمد و برآمد کا سلسلہ جاری ہے۔

(نامکمل)

چینی کے کارخانے میں کام شروع ہو گیا

جوہر آباد ۸ر اکتوبر۔ تھل کی صنعتی کارپوریشن کے قائم کردہ شکر سازی کے کارخانہ نے کام شروع کر دیا ہے۔ اس کارخانہ نے گنا بیلنے کا موسم شروع ہونے سے دو ماہ پہلے ہی کام شروع کر دیا ہے۔ جب تک موسم شروع نہیں ہوتا اس کارخانے میں گڑ صاف ہوا کریگا۔ چونکہ کام مقررہ وقت سے بہت پہلے شروع ہو گیا ہے اسلئے توقع ہے کہ کارخانہ بہت نفع کمائے گا۔ انتظامیہ نے دو سو مزدور بھرتی کر لئے ہیں۔ مل کی طرف سے جو خریداری کی گئی ہے اس سے منڈی پر نہایت اچھا اثر پڑا ہے۔ اور زراعت پیشہ لوگوں کی کافی ہمت افزائی ہوئی ہے۔ یاد رہے کہ کچھ عرصہ پیشتر گڑ کا نرخ بہت گر گیا تھا۔

ضروری اعلان

روزنامہ الفضل کی قیمت ڈیڑھ آنہ فی پرچہ ہے۔ کوئی صاحب اس سے زیادہ قیمت ہرگز نہ دیں۔

(مینیجر الفضل)

اوقات روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ سرگودھا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس	گیارھویں سروس	بارھویں سروس
از سرگودھا برائے لاہور	۳½	۴½	۵½	۶½	۷½	۸½	۱۰	۱۰½	۱۱½	۱۳	۱۴½	۱۶
از لاہور برائے سرگودھا	۳½	۴½	۵½	۷	۸½	۹½	۱۰½	۱۲	۱۳½	۱۵	۱۶	
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	۵ ۳/۴	۱۰½	۱۵ ۱/۴	نوٹ:۔ لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے۔ (جنرل مینجر)								
از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	۸ ۳/۴	۱۰½	۱۵ ۱/۴									